سوال نمبر 4

اسلامی سیاسی نظام کے مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کی سیاست میں اصلاحات کے لیے تجاویز پیش کریں۔

تعارف:

اسلام انسان کی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق مکمل آگاہی فراہم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ انسان کی رہنمائی کے لیے سیاست کے متعلق بھی مکمل تعلیمات موجود ہیں۔ اسلام میں سیاست کے نظام کو بڑی اہمیت دی گئی ہے کیونکہ اس کے ذریعے ہی تو معاشرے میں امن و سکون کی فضا قائم ہوتی ہے۔ اگر کسی معاشرے میں سیاست کا نظام ہی بگڑ جائے تو وہاں کے لوگوں کے اندر انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر پاکستان کی بات کی جائے تو اس وقت ملک سیاسی کشیدگی کے دور سے گزر رہا ہے جس سے معاشرے میں قتل و غارت اور نفرت انگیز احساسات عروج پر ہیں۔ اگر پاکستانی سیاست میں اسلامی سیاسی نظام کی بنیادوں کو مضبوط کیا جائے تو سیاسی نظام بہتر ہو سکتا ہے۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ عدل و انصاف، مساوات، تحمل و برداشت اور دولت کو گردش میں لائے تاکہ ملک کا ہر طبقہ اس سے فائدہ اٹھا سکے اور ملک میں استحکام قائم ہو سکے۔

Day: Date:

اسلامی سیاسی نظام کی بنیادیں

2

1) اقتدارِ اعلیٰ کا سرچشمہ اللہ کی ذات:

اسلام کے سیاسی نظام میں حقیقی اقتدارِ اعلیٰ کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہوتی ہے۔ حکمران عوام کے ساتھ ساتھ اللہ کے سامنے بھی جوابدہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنا کام قرآن و سنت کی روشنی میں کرتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

× و من احسن اللہ من
من احسن من اللہ
حکما

اور کون ہے جو اللہ سے بہتر فیصلہ کر سکے

(المائدہ: ۵۰)

چونکہ حکمرانوں کو اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ انہیں اللہ کے سامنے بھی روزِ جزا میں اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہونا ہے اس لیے وہ قرآن اور حدیث سے باہر نہیں جاتے اور لوگوں کی فلاح بہبود کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔

2) انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا نائب بنا

Date:

خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ اس لیے یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کا مرتب کردہ نظام ہی اس دنیا کے نظاموں کے مقابلے میں مرتب کرے۔ تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں فلاح پا سکیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

اور جب تیرے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

(البقرہ: 30)

3) رسالت پر مبنی نظام:

اسلام میں بہت سارے رسول آئے جنہوں نے اپنی اپنی تعلیمات جو ان کو اللہ کی طرف سے عطا کی گئی تھیں لوگوں تک پہنچائی تاکہ لوگوں کی بہتر رہنمائی کر سکیں۔

نبی پاک جو نظام لے کر آئے اسی میں امت مسلمہ کی بہتری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Day:

Date:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

(الاحزاب: 21)

پس رسول اکرم کی زندگی کو نمونہ مانتے ہوئے اسلام کے نظام کی انفرادی امت مسلمہ کے حق میں بہتر ہے۔

3) اسلامی سیاسی نظام کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کی سیاست کی اصلاح:

عدل و انصاف کا فروغ۔ پاکستانی سیاست کے لیے رہنما:

عدل و انصاف پر مبنی روایات کسی قوم کی ترقی کی ضمانت ہوتی ہیں۔ اگر معاشرے میں جھوٹ، رشوت، زنا اور مکاری کا غلبہ ہو تو وہ قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنا سیاسی نظام اس طرح سے ترتیب دے جس میں عدل و انصاف کا حصول ممکن ہو۔ انصاف کے علمبرداروں یعنی ججوں کو مکمل آزادی ہو تاکہ وہ اپنے فیصلے بغیر کسی دباؤ کے کر سکیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

یامراللہ بالعدل والاحسان

بے شک اللہ عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔

(النحل : ۹۰)

قانون کی بالادستی کا فروغ:

پاکستان کو چاہیے کہ قانون کو سب سے اولیں کرے۔ کسی سیاسی پارٹی کو اس وجہ سے طاقت نہیں نہ دیا جائے کہ وہ اثر و رسوخ والی ہو۔ بلکہ کسی کو طاقت میں لانے کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ کس قدر قانون کی پاسداری کرتا ہے۔

نبی پاک کے مطابق قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ ایک دفعہ قبیلہ بنی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی تو لوگوں نے حضرت اسامہ کو سفارشی بنا کر بھیجا۔ نبی پاک نے فرمایا:

"خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔"

انسانی مساوات پر مبنی نظام کو اپنانا:

ایسی قوم جہاں مساوات کی بجائے تفاوت کا

نظام ہوتا ہے اور امیر اور غریب میں فرق روا رکھا جاتا ہے وہاں پر معاشرے کا ایک طبقہ بہت اونچائی اور دوسرا بہت نیچے رہ جاتا ہے۔

پاکستان کو چاہیے کہ سیاست میں مساوات پر مبنی رویہ کو اپنائے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک
عورت سے بنایا ہے اور تمہارے
قبیلے بنائے ہیں تاکہ ایک دوسرے
کو پہچان سکو"

(الحجرات : 13)

ایسی سیاسی نظام کو اس طرح ہونا چاہیے جس میں ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے جگہ ہو نہ کہ صرف امیروں کے لیے ہیں۔

رواداری و ذمہ داری پر مبنی نظام:

پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنے سیاسی نظام میں اس طرح کی روایات کو اپنائے جس سے معاشرے میں رواداری و ذمہ داری کی فضا قائم ہو۔ لوگوں میں ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی صلاحیت ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لا اکراہ فی الدین (البقرہ : 286)

"دین میں کوئی جبر نہیں"۔

Date: ______

نتیجہ:

پاکستان اسلام کے تصور پر بنا ہوا ایک ایسا ملک ہے تھا جو ابھی ابتدائی دور سے میں بجلی سطح پر ہے اس کو ایسے نظام کی ضرورت ہے جو آزادی مساوات پر مبنی اور عدل و انصاف کا حامل نظام فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایسا سیاسی نظام سے متعلق رہنمائی فراہم کی ہے جس کا عملی نمونہ ہمیں نبی پاک ﷺ کی زندگی سے ملتا ہے لہٰذا پاکستان کو چاہیے کہ وہ اسلام کی طے شدہ سیاسی نظام کی بنیادوں کو اپنے سیاسی نظام میں شامل کرے ملک میں انتشار کو ختم کرے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔

روزے کی اہمیت اور فلسفہ بیان کریں، نیز اس کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات کی وضاحت کریں

تعارف:

نظامِ اسلام انسانی زندگی کے لیے مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے۔ اسلام کے ارکانوں میں سے ایک اہم رکن روزہ ہے۔ روزہ انسان کی روحانی پاکیزگی اور اللہ سے اس کی قربت کا عملی اظہار ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ رسول میں روزہ کی اہمیت پر خاص زور دیا گیا ہے۔ عربی زبان میں روزہ کے لیے لفظ صوم استعمال ہوتا ہے جس کے معنی "رک جانے" کے ہیں۔ روزہ ایسی روحانی عبادت ہے جس میں انسان ہر طرح کی نفسانی خواہشات اور خوشی کو اللہ کی طرف سے حلال کردہ چیزوں سے بھی اجتناب کرتا ہے۔ وہ طلوعِ آفتاب سے پہلے سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے دوری اختیار کرتا ہے۔ روزہ کے انسان پر روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ روزہ کی وجہ سے انسان اللہ کے قریب، گناہوں سے دور اور نیکیوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اس کے اندر دوسروں کے لیے احساس پیدا ہوتا ہے۔ نفس کو کنٹرول کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ ہمسایوں اور نادار لوگوں کی بھوک، پیاس کا احساس ہوتا ہے۔ نیز انسانی خواہش کہ دولت کو جمع کرنے کا جذبہ بھی کم ہوتا ہے۔

Day:
Date:

2

روزہ کا فلسفہ

روزہ کے لغوی معنی:

عربی میں روزہ کے لیے لفظ "صوم" استعمال ہوتا ہے جس کے معنی "رک جانے" کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں "طلوع آفتاب سے پہلے سے لیکر غروب آفتاب تک نفسانی خواہشات اور برائی کے کاموں کے ساتھ ساتھ کھانے پینے کی اشیاء سے اجتناب کرنا"۔

روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہے اور اس کا بنیادی مقصد انسان کو بھوکا پیاسا رکھنا نہیں بلکہ روحانی طور پر پاک کرنا ہے۔ روزہ جو ایک ایسی عبادت ہے جس کے اجر کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔

3

روزہ کی اہمیت

روزہ اسلام کی اہم ترین عبادات میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس کی اہمیت پر بارہا زور دیا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

قد افلح من تزکیٰ

تحقیق وہ کامیاب ہوگیا جس نے اپنا تزکیہ کر لیا

(الاعلیٰ: ۱۴)

Day: ____________ Date: ____________

ایک اور جگہ حدیث قدسی میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔"

(حدیث قدسی) ~~(جامع ترمذی)~~ 1039

روزہ کے بارے میں قرآن میں چند مقامات پر اس طرح سے ارشاد ہوا ہے:

جب روزہ دار افطار کے وقت افطاری کے لیے بیٹھتا ہے تو اللہ اور اس کے درمیان ایک پردہ کا فاصلہ ہوتا ہے

(حدیث قدسی)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

روزہ دار کے منہ کی بو جنت کی خوشبو سے زیادہ عزیز ہے۔

روزہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ روزے رکھے۔

(البقرہ: 185)

Day:

Date:

روزہ کی اہمیت احادیث کی روشنی میں۔

نبی پاکؐ نے روزہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

روزہ خاص میرے لیے ہے
اور میں ہی اس کا اجر دوں گا

(جامع الترمذی 1039)

نبی پاکؐ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

جو شخص رمضان کے روزے بغیر کسی
عذر کے چھوڑے تو وہ چاہے یہودی
مرے یا نصرانی

(ابن ماجہ 1536)

نبی پاکؐ نے ایک اور جگہ روزہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ہر چیز کی زکوۃ ہے اور انسانی
جسم کی زکوۃ روزہ ہے

(صحیح مسلم 1236)

Day:

Date:

(1) روزہ کے انسان پر روحانی اثرات

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور اس کی روح کو پاکیزہ کرتا ہے اس کے روحانی اثرات درج ذیل ہے:

اللہ سے محبت میں اضافہ:

روزہ دار پورا دن بھوک پیاس اور نفسانی خواہشات سے اس لیے دور رہتا ہے تاکہ اللہ اس سے راضی ہو جائے۔ جب روزہ دار روزہ کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کے اندر اپنے پروردگار اور محبوب کے لیے محبت پیدا اور وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ:

والذین امنوا اشد حبا للہ

(البقرہ: 183)

اور ایمان والے اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ چونکہ روزہ دار کا اللہ پر پختہ ایمان ہوتا ہے تو اس کے اندر اللہ کے لیے محبت اور بڑھ جاتی ہے۔

گناہوں سے دوری کا ذریعہ:

انسان روزہ کی حالت میں ہر گناہ سے دوری اختیار کرتا ہے اور اپنا ہر کام رضائے الہی کے حکم کے

کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر اس کے دل میں ذرا سا بھی گناہ کا خیال آئے گا تو وہ اللہ کی محبت سے دور ہو جائے گا۔

نیکیوں کی طرف راغب ہونا:

انسان نیکیوں کی طرف راغب ہوتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اللہ کے قریب ہو سکے۔ اس کے ضمیر میں اس چیز کا خوف ہوتا ہے کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے وہ ہر جگہ اللہ کی نظروں کے سامنے ہے اس لئے وہ بدی سے دور اور نیکی کا رویہ اختیار کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ علی کل شیء قدیر

بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

(البقرہ : 185)

یعنی انسان کو پتہ ہے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے چاہے وہ تنہائی میں کوئی ایسا کام کرے جو روزے کی شرط کے خلاف ہو تو وہ اللہ کی قدرت سے بچ نہیں سکتا۔ اسی وجہ سے وہ اپنا ہر کام رضائے خداوندی کے لئے کرتا ہے۔

روزہ کے انسانی زندگی پر اخلاقی اثرات:

Date:

افراط و تفریط کا خاتمہ:

انسان کے اندر احساس اور دوسروں کے لیے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ غریب اور نادار لوگوں کی دل کھول کر مدد کرتا ہے جس سے معاشرے میں برابری کی فضا پیدا ہوتی ہے

نتیجہ:

آخر میں اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ روزہ کا انسانی زندگی میں اہم کردار ہے یہ انسان کو روحانی، اخلاقی اور سماجی ہر طرح سے نفع پہنچاتا ہے۔ اسلام میں بطور فرض کے اس کو شامل کیا جاتا ہے یہ انسان کو گناہوں سے دور رکھتا ہے صبر تحمل اور برداشت کا رویہ اختیار کرنے اور معاشرے میں دولت کو گردش میں رکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کا فائدہ انسان کی انفرادی زندگی کے ساتھ اجتماعی زندگی پر بھی پڑتا ہے۔ جس سے ایک تعاون کرنے والا معاشرہ وجود میں آتا ہے